۳۲/۴/۱۳ — ۱۰/۴۱۲
/۲۲

سوال :- قرآن پاک میں ہے کہ اے ایمان والو ایمان لاؤ اس سے کیا مراد ہے۔ جو ایمان والے ہیں وہ دوبارہ ایمان کس طرح لائیں۔

نوید قاسم ڈسکہ
03006493891

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جو لوگ اسلام کے دائرہ میں داخل ہو رہے تھے، ان میں بڑی تعداد عرب مشرکین کی تھی، ان کے علاوہ کچھ یہودی اور کچھ عیسائی بھی تھے، اگرچہ یہ اسلامی عقیدوں کو قبول کر چکے تھے، لیکن پھر بھی خطرہ تھا، کہ دل و دماغ کے کسی گوشہ میں کوئی باطل عقیدہ چھپا نہ رہ جائے، چنانچہ لکھا ہے کہ بعض یہودی نومسلموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، کہ عیسیٰ اور ان کی کتاب انجیل کو ہم نہیں مانیں گے۔

چونکہ یہ بات اسلامی نقطہ نظر سے غلط اور سخت خطرناک تھی، اس لئے سارے اسلامی عقیدوں کو بار بار دہرایا جاتا ہے، اور مسلمانوں کو تعلیم دی جاتی ہے، کہ ان ساری باتوں پر یقین رکھنا ضروری ہے، اگر ان میں سے کسی ایک بات کو چھوڑا، تو پھر تمہارے ایمان کی خیر نہیں۔

اس کے علاوہ اس بات کی طرف اشارہ کرنا بھی مقصود ہے، کہ ایمان اور معرفت الٰہی کے بہت درجے ہیں، اگر تم ایمان کے ابتدائی درجے کو پا چکے ہو، تو اس پر قناعت کر کے نہ بیٹھ رہو، بلکہ بلند تر درجہ پر نظر رکھو، دل میں اس کی طلب پیدا کرو، اور اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرو، اسی طرح زندگی بھر ایمان اور معرفت الٰہی میں ترقی کرتے رہو۔

الآیۃ: ۱۳۶، (یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ).

قال الکلبی، نزلت فی عبداللہ بن سلام

وأسد وأسيد ابني كعب، وثعلبة بن قيس وجماعة
من مؤمني أهل الكتاب، قالوا: يا رسول الله إنا نؤمن
بك وبكتابك، وبموسى والتوراة وعزير، ونكفر بما
سواه من الكتب والرسل، فأنزل الله تعالى هذه الآية".
(جامع أسباب النزول، الجامع بين روايات الطبري، و
النيسابوري، وابن الجوزي والقرطبي وابن كثير والسيوطي،
ص ١٢١، قديمي).
وكذا في زاد المسير لابن الجوزي، ١/ ٤٨٥،
ط: وحيدي كتب خانه). فقط.

والله سبحانه وتعالى أعلم

كتبه: إحسان الحق
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية، كراتشي.
٩/ ٥/ ١٤٣٢هـ.

الجواب صحيح
[signature]
١٤/ ٥/ ٣٢هـ

الجواب صحيح
محمد يوسف أفشاني
١٤/ ٥/ ١٤٣٢ھ

جامعة فاروقية
شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچي پاكستان